اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم جمعہ

۴ صفر ۱۳۶۹ھ — فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۲۵ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۷۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ نومبر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آنکھ میں کچھ تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۱ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ کسی قدر درد نقرس کی شکایت ہے احباب حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

امریکہ اور عرب فلسطین کی تجارت

عمان ۲۴ نومبر۔ بیت المقدس میں امریکی قونصل خانہ کے انچارج نے بیت المقدس کے عرب حصہ کا دورہ کیا۔ تاکہ امریکہ اور فلسطین کے عرب حصہ کے درمیان تجارت شروع کرنے کے لئے عربوں کی تجارتی انجمنوں سے گفت وشنید کر سکے (اسٹار)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستقل پتہ ربوہ (جھنگ) ہے۔ اس لئے احباب اپنی چٹھیاں۔ رجسٹریاں۔ منی آرڈر اسی پتہ پر بھیجا دیں۔ تاریں بھی ربوہ ہی آئیں۔ لیکن ربوہ کا تار گھر فی الحال چنیوٹ ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

تبت پر اشتراکیوں کے متوقع قبضے سے ہندوستان میں تشویش

لنڈن ۲۴ نومبر۔ لنڈن کے اخبار دی ٹائمز کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے لکھا ہے کہ گو ہندوستان میں عام لوگوں کو کوئی تشویش نہیں ہے لیکن نئی دہلی میں باخبر حلقوں کو مستقبل قریب میں اشتراکیوں کے تبت کو فتح کرنے یا وہاں دخلے کی توقعات سے کافی پریشانی ہے۔ اس خطرے کی نزاکت کو تبت کے ایجنٹ نے بھی محسوس کیا ہے جنہوں نے حال ہی میں اپنے ملک کی آزادی اور غیر جانبداری پر زور دیا ہے اور تمام قوموں سے مدد کی اپیل کی ہے۔

ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ غیر جانبدار ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کی موجودہ اشتراکی حکومت مستقبل قریب میں تبت کے معاملات میں مداخلت کے قابل نہیں ہے۔ علاوہ اس حقیقت سے کہ ان کو ابھی بہت کچھ پورا کرنا باقی ہے۔ چینی اشتراکیوں کو تبت جیسے پہاڑی ملک میں بلند پہاڑی مقامات اور دور دراز فاصلوں پر چڑھنا در رسد بھیجنا مشکل ہو جائے گا۔ نامہ نگار نے لکھا ہے تبت میں طیاروں کے اترنے کی جگہ نہ ہونے سے بمباری کے سوا ہوائی طاقت سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل نسل کشی کی مثال ہے

دمشق ۲۴ نومبر حکومت شام کو نسل کشی (ایک قوم کے فائدے کے لئے دوسری پوری قوم یا پوری نسل کو ختم کر دینے کا جرم) کو ختم کرانے کے لئے ایک بین الاقوامی معاہدہ میں شمولیت کا اقوام متحدہ کی جانب سے دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ حکومت شام نے ابھی اقوام متحدہ کو اپنا جواب نہیں بھیجا۔ لیکن یہاں یہ احساس قوی ہے کہ فلسطین کی عرب آبادی کی بیخ کنی کر کے اسرائیل کا وجود میں آنا نسل کشی کی ایک مثال ہے۔ یہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ عرب حکومتیں جنہیں اس قسم کا دعوت نامہ موصول ہوا ہوگا۔ ایک مشترکہ جواب دینے پر راضی ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

لاہور کیلئے ایک اور ٹیلیفون ایکسچینج

کراچی ۲۴ نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے لئے برطانیہ سے ایک مکمل ٹیلیفون ایکسچینج آ رہا ہے۔ اس مشینری کے نصب ہونے کے بعد لاہور کا ٹیلیفون ایکسچینج پاکستان کا سب سے بڑا ٹیلیفون ایکس چینج بن جائیگا۔

سعودی عرب کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۴ نومبر۔ اسلامی معاشی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے سعودی عرب کا وفد جدہ سے آج ایک مخصوص طیارے میں یہاں پہنچ گیا۔ وفد کی قیادت جدہ ایوان تجارت کے صدر مسٹر محمد عبد اللہ علی رضا کر رہے ہیں۔ وفد کے دیگر اراکین یہ ہیں۔ مسٹر محمد بوقی۔ مسٹر محمد رضا زینل۔ شیخ صالح عبد الجواد اور سید کمیع قطبی۔ ہز ایکسیلنسی سید عبد الحمید الخطیب وزیر پاکستان، زراعت اور امور حج کے ڈائرکٹر جنرل صالح گزاز۔ نائب ڈائرکٹر مالیات شیخ احمد لاری۔ اور صوبہ [illegible] کے ڈائرکٹر مالیات شیخ صالح اسلام بطور سرکاری مدبرین کے کانفرنس میں شریک ہونگے۔ سرکاری اور غیر سرکاری دونوں مندوبین کے اخراجات شاہ ابن سعود اٹھائیں گے۔ (اسٹار)

معذرت کئی گھنٹے پریس کی بجلی بند رہنے کی وجہ سے مجبوراً آج کا پرچہ چار صفحات کا شائع کیا جا رہا ہے (منیجر)

شام کے زراعتی مشن

دمشق ۲۴ نومبر۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے زراعتی طلباء کے دو مشن امریکہ اور فرانس جائیں گے۔ ہر مشن میں ۶ ممبر ہوں گے (اسٹار)

مکہ معظمہ میں بارش

مکہ معظمہ ۲۴ نومبر۔ بارش کے لئے سلطان ابن سعود اور دوسرے افراد کے نماز پڑھنے کے بعد مکہ معظمہ میں زبردست بارش ہوئی سعودی عرب کے دوسرے حصوں سے بھی بارش ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے (اسٹار)

ہندوستان میں ایک ہزار گاندھی گھر

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے گاندھی نیشنل میموریل [illegible] کو یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک ہزار گاندھی گھر قائم کئے جائیں۔ اور ایک گاؤں میں ایک گاندھی گھر ہو۔ فنڈ نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ فنڈ کی مختلف سب کمیٹیوں نے اس پر غور کیا ہے۔ اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے قطعی اسکیمیں بنائی جا رہی ہیں۔ توقع ہے۔ کہ ہر گھر میں ایک ابتدائی تعلیمی مرکز اور ایک گرام پنچایت ہوگی۔ یہاں تعمیری کام کرنے والے کارکنوں کو بھی تربیت دی جائیگی اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ صرف ان گھروں کی تعمیر پر پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ (اسٹار)

فرات سے نیل تک کے علاقے پر قبضہ کرنے کی سکیم (یہودیوں کے عزائم)

مفتی اعظم فلسطین کا بیان

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ الحاج امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین نے اسلامستان کے تخیل کو دنیائے اسلام کے لئے بے حد اہم قرار دیا ہے۔ آپ نے ایک بیان شائع کر کے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ ہمیں اسلامستان کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ پاکستان نے مسئلہ فلسطین کے بارے میں ممالک عربیہ کی جو سیاسی خدمت سر انجام دی ہے۔ وہ عربوں کو پاکستان کی مرہون منت بنا رہی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی طرف سے مہاجرین فلسطین کے لئے چندے کی جو رقوم پہنچی ہیں۔ ان کی وجہ سے ہم پاکستان کے ممنون ہیں، ممالک عربیہ کو احساس ہونا چاہیئے۔ کہ مشرق وسطیٰ کو یہودیوں کا سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس وقت جس علاقے میں یہودیوں کی حکومت قائم ہوئی ہے۔ یہودی اس پر قناعت نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کی حرص و آز روز بروز بڑھتی جائے گی اور وہ دوسرے اسلامی علاقوں کو ہڑپ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان حالات کے پیش نظر ممالک اسلامیہ کو متحد ہونا چاہیئے۔ اور اسلامستان کے تخیل پر ٹھنڈے دل سے سوچ بچار کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ عرب ہائی کمیٹی نے بیت المقدس کو بین الاقوامی شہر قرار دینے کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ بیت المقدس عربوں کی حفاظت میں دیا جائے۔ اور اس امر کی گارنٹی دی جائے۔ کہ یہودی اس پر حملہ نہیں کر سکیں گے۔ عرب ہائی کمیٹی نے فلسطین کی جنگ کے دنوں میں ممالک عربیہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ بیت المقدس کی حفاظت کے لئے کافی فوجیں بھیجیں اور اب بھی وہ اپنے اسی مطالبے پر اصرار کر رہی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پرنٹنگ پریس بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

چند اہم رؤیا و کشوف

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:

کچھ عرصہ سے مجھے ان رؤیا اور کشوف کے شائع کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ جو پچھلے چند ماہ میں مجھے ہوتے رہے ہیں۔ درحقیقت کچھ سفر کی وجہ سے اور کچھ بیماری کی وجہ سے کسل پیدا ہوا۔ اور میں اس طرف توجہ نہ کر سکا۔ اس عرصہ میں ہونے والے رؤیا و کشوف میں سے کئی تو مجھے بھول چکے ہیں۔ مگر جو یاد ہیں ان کو میں احباب کی اطلاع کے لئے شائع کرتا ہوں۔

(۱)

میں نے اس عرصہ میں دو دفعہ دیکھا کہ میں قادیان گیا ہوں۔ تفصیلات مجھے یاد نہیں رہیں۔

(۲)

اسی طرح میں نے دیکھا کہ ہمارے ایک دوست کو ایک دشمن نے دعوت دی ہے اس دوست نے مجھ سے بھی خواہش کی کہ میں اس کے ساتھ چلوں۔ میں نے ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی فتنہ کی صورت پیدا کرے۔ لیکن اس دوست نے اصرار کیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ آپ ضرور چلیں۔ جب میں بلانے والے کے گھر کے قریب پہونچا۔ تو میں نے دیکھا کہ دو شخص اس گھر میں سے نکلے۔ اور ایک طرف کو دوڑ پڑے۔ جن میں ایک شخص وہ بھی تھا جس نے بلوایا تھا۔ کچھ فاصلے پر جا کر اس نے جیب میں سے پستول نکالا۔ اور مجھ پر فائر کیا۔ تین فائر اس نے پیچھے بعد دیگرے کئے۔ جن کی گولیاں میرے آگے سے قریب سے گزر گئیں۔ تب میں نے بھی پستول اپنی جیب میں سے نکالا۔ تا کہ اس کے ذریعہ سے خود حفاظتی کروں۔ مگر مجھے یاد نہیں کہ میں نے پستول چلایا یا نہیں چلایا۔ ہاں اتنا یاد ہے کہ جب میں نے دیکھا حملہ کی ناکامی اور میرے دفاع کی تیاری کی وجہ سے وہ شخص رک گیا ہے۔ تو میں تیزی سے اس جگہ سے دوڑ پڑا۔ اور ایک محلہ میں آیا جہاں احمدی زیادہ تھے۔ میں ان کو یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ ایک پولیس افسر آیا۔ اور اس نے کہا کہ گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ جس گھر میں اس کے بیوی بچے بھی ہیں۔ گھر کی مستورات چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھا کر میرے پاس دعا کے لئے لائیں۔ اور بچوں کے سر پر انہوں نے مجھ سے ہاتھ پھروائے۔ اور دعا کروائی۔ اس وقت میں دل میں حیران ہوں کہ یہ کیسی نظر بندی ہے۔ کہ یہ لوگ مجھ سے دعائیں بھی کرواتے ہیں۔ اور برکت کے لئے ہاتھ بھی پھرواتے ہیں۔ اس کے بعد نماز کا وقت آیا۔ اور میں نے کہا کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ اس پر اس پولیس افسر نے کمرے کا انتظام کر دیا۔ اس وقت بہت سے دوست اس کمرہ میں آ گئے۔ جن میں مجھے یاد ہے کہ شیخ بشیر احمد صاحب بھی ہیں۔ اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب بھی ہیں۔ جو لاہور کی جماعت کے دوست ہیں۔ (گو یہ رؤیا سفر سندھ میں ہوئی تھی) میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس واقعہ کی اطلاع جماعتوں کو دے دینی چاہیئے۔ میں نے شیخ بشیر احمد صاحب سے جو میرے پیچھے ہیں پوچھا کہ کیا جماعت کے دوستوں کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں دے دی گئی ہے۔ تب میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان سے پوچھوں کہ کیا چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اس پر معاً میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ ایسا خیال کرنا تو توکل کے کچھ خلاف ہے۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب حکومت کے افسر ہیں۔ ان کو اطلاع کرنے کے معنے تو یہ ہوئے کہ ان سے امداد کی خواہش کی جائے۔ اس خیال کے آنے پر میں نے یہ سوال نہیں کیا۔ اور میں نے نماز شروع کر دی۔ میں نماز پڑھ کے سنتوں میں مشغول تھا۔ اور باقی دوستوں میں سے اکثر سنتیں پڑھ کر میرے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھے تھے کہ مجھے آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی شخص بیہودہ بکواس کر رہا ہے۔ وہ کبھی ایک احمدی کے پاس جاتا ہے۔ اور کبھی دوسرے احمدی کے پاس جاتا ہے۔ اور بے ربط سی باتیں کرتا ہے۔ میں نے خواب میں سمجھا۔ کہ یہ وہ پولیس افسر ہے۔ جس کے گھر پر میں ہوں۔ اتنے میں مجھے ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی آواز آئی۔ کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم نے شراب پی ہوئی ہے۔ اور ایسی بیہودہ باتیں کرتے ہو۔ میں تمہارے افسروں کے پاس شکایت کروں گا۔ اس پر وہ شخص گھبرا گیا۔ اور اس نے کہا او ہو مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے معاف کر دیا جائے۔ اتنے میں میں سنتیں پڑھ کر فارغ ہوا۔ اور کمرے کے آگے صحن ہے اس میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ پنجاب کی مختلف جماعتوں کے نمائندے اس خبر کو سنکر میرے ملنے کے لئے آ رہے ہیں۔ سیالکوٹ کا ایک وفد میرے پاس آیا۔ ان کا لیڈر ایک بڈھا صحابی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چہرہ سے بہت غم ٹپک رہا ہے۔ اس نے غمگین آواز میں مجھ سے پوچھا کہ حضور یہ کیا بات ہے۔ کہ حملہ دوسرے شخص نے کیا اور حکومت پرسش آپ سے کر رہی ہے۔ میں اس دوست کی غمگین آواز سنکر اور غمگین چہرہ کو دیکھ کر ہنس پڑا۔ اور میں نے اسے جواب میں کہا۔ کہ چوہدری صاحب! گورنمنٹ نے یہ سوچا ہوگا۔ کہ دشمن نے حملہ تو کر لیا۔ اب یہ کہیں اس کا جواب نہ دیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(۳)

کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں ایک جلسہ میں ہوں اور تقریر کر رہا ہوں جلسہ گاہ کے ساتھ ہی چبوترہ بنا ہوا ہے۔ اور اس پر بھی کچھ دوست بیٹھے ہوئے ہیں جن میں مفتی محمد صادق صاحب بھی ہیں۔ اور مفتی صاحب کے پاس وہ شخص بھی بیٹھا ہوا ہے۔ جس کے متعلق پہلی خواب میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ مجھ پر حملہ آور ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے ایک رقعہ پر ایک سوال لکھ کر بھیجا۔ کہ یہ صاحب اس کا جواب پوچھتے ہیں۔ میں نے وہ سوال پڑھا۔ تو مجھ پر یہ اثر ہوا۔ کہ سوال دور کرنے والے کی غرض سوال نہیں۔ بلکہ اظہار تعلق کر کے وہ سابق کشیدگی کو دور کرنا چاہتا ہے۔

(۴)

اس رؤیا سے پہلے میں ابھی لاہور میں تھا کوئٹہ نہیں گیا تھا۔ کہ میں نے ایک رؤیا دیکھی کہ گویا جلسہ سالانہ ہے۔ اور جلسہ قادیان میں نہیں بلکہ قادیان سے باہر ہو رہا ہے۔ اور بے انتہا مخلوق جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئی ہے۔ عورت اور مرد اتنی کثرت سے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے ان سے زمین بھر گئی ہے۔ میں دوستوں سے مصافحہ کرنے کے لئے مختلف ہجوموں میں چلا جاتا ہوں۔ اور دوستوں سے مصافحہ کرتا ہوں۔ اور جن کو پہچانتا ہوں ان سے باتیں کرتا ہوں۔ بہت سے ہجوموں میں جا کر لوگوں سے مصافحہ کرنے کے بعد جب میں واپس لوٹا تو ایک شخص مجھے ملا۔ جس نے مجنونانہ طور پر مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ اسے پکڑ لو اور باہر نکال دو۔ چنانچہ دوستوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور باہر نکال دیا۔ تب میں واپس لوٹا۔ اور ایک جگہ پہنچا جہاں جلسہ گاہ کا انتظام ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ اسے بھی دیکھوں۔ میں وہاں پہونچا تو ایک شخص نے

ایک عربی لباس والے ایک شخص کو ملاقات کے لئے پیش کیا جس کی نسبت اس نے کہا کہ یہ صاحب مصری ہیں اور یہ کہہ کے وہ مسکرایا اور اس نے کہا یہ شیخ عبدالرحمٰن مصری نہیں بلکہ اصل مصری ہیں۔ تب اس مصری شخص نے عربی زبان میں میری تعریف میں ایک خطبہ پڑھا یا شعر پڑھے۔ اس کے متعلق مجھے یاد نہیں رہا۔ اسی جگہ پر مجھے چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج بیگم پور ضلع ہوشیار پور ملے۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ان کا رنگ اصل سے زیادہ گورا معلوم ہوتا ہے اور صحت بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر میں اور آگے چلا تو ایک جگہ پر نہ معلوم کس لئے میں بیٹھ گیا ہوں۔ بڑے بڑے پتھر ہیں۔ میں ان پر بیٹھا ہوں کہ اتنے میں ایک سکھ نوجوان آیا ہے۔ اس کا رنگ گورا جسم موٹا اور قد اچھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پنجاب سے آیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا ہے اور کہتا ہے میں نے سنا ہے کہ ہمارے گوروؤں نے ایک آنے والے شخص کے متعلق پیشگوئی کی ہوئی تھی اور آپ وہ ہیں۔ میں اس کی نشانی دیکھنا چاہتا ہوں اور وہ نشانی یہ ہے کہ اس کی پیٹھ پر ایک خاص قسم کا نشان بتایا گیا تھا۔ اگر مجھے وہ نظر آجائے تو میں اس کے پیچھے کھڑے ہو کر جیسا کہ پیشگوئی میں تھا آپ کی تائید میں سکھوں کو مخاطب کر کے ایک تقریر کروں گا۔ میں نے اسے کہا کہ ہاں ہاں وہ نشان میری پیٹھ پر موجود ہے اور رویا میں مجھے خیال آتا ہے کہ پہلے نبیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ایک نشان کی پیشگوئی کی تھی جسے اب نشان خاتم النبیین کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھ گوروؤں نے بھی سکھوں کی اصلاح کے متعلق ایک آدمی کی آمد کی پیشگوئی کی تھی اور اس کا نشان بھی بتایا تھا جو اس کی پیٹھ پر ہوگا اور وہ میری پیٹھ پر ہے۔ تب میں نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا دیا اور اس شخص نے وہ نشان دیکھا اور تصدیق کی کہ واقعہ میں نشان موجود ہے۔ تب اس شخص نے چاہا کہ وہ کھڑے ہو کر سکھ قوم کو مخاطب کر کے کچھ شبد پڑھے جن میں ان کو سچائی کے قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میرے پہلو میں آکر کھڑے ہو جاؤ اور شبد پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ پیشگوئی میں تو یہ آتا ہے کہ اس پیٹھ کے نشان کے پیچھے کھڑے ہو کر وہ اعلان کرے گا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اب جبکہ تم نے وہ نشان دیکھ لیا ہے۔ تم میرے پہلو میں بھی کھڑے ہو تو وہ پیٹھ کے پیچھے ہی کہلائے گا۔ گویا میں اس پیشگوئی کی تاویل یہ کرتا ہوں کہ اس نشان کو دیکھ کر اور نشان والے کو مان کر وہ یہ اعلان کرے گا۔ تب اس شخص نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے سکھ قوم کو مخاطب کر کے کچھ شبد پڑھنے شروع کئے وہ پرانی سکھی زبان میں ہیں جیسا کہ گرنتھ کی زبان ہے۔ میں اس زبان کو سمجھتا نہیں۔ لیکن اس شخص کے اندر جوش پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ بلند آواز سے شبد پڑھتا چلا جاتا ہے اور میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ پنجاب میں سکھ اس آواز کو سن رہے ہیں اور ان تک اس ذریعہ سے تبلیغ پہنچ رہی ہے۔

(۵)

میں نے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور میری دعاؤں کی قبولیت سے میرے دشمن ہلاک کئے جائیں گے اور خدا تعالےٰ ان کے نام کو مٹاتا چلا جائے گا۔ اور ان کی طاقت کو کم کرتا چلا جائے گا۔ یہانتک کہ ان کا وجود سکڑتا جائے گا اور ان کی شہرت گھٹتی جائے گی۔ اور ان کے کاموں پر پردہ پڑ جائے گا اور ان کی عزتیں خاک میں مل جائیں گی۔

(۶)

میں نے دیکھا کہ امریکہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے میں انہیں ایک پیغام دے رہا ہوں اور پیغام یہ دیتا ہوں کہ امریکہ اور یورپ کے لوگ جو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو اس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ نہ ان کے طریق کار درست ہیں۔ اور نہ ان کے اندر وہ جذبۂ اخلاص پایا جاتا ہے۔ جس کے بغیر دل فتح نہیں ہو سکتے۔ اس کام میں تو وہی جذبہ اور وہی صحیح کوشش کامیاب ہو سکتی ہے جو اسلامی اصول کے مطابق ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے لوگ اس کام کو کریں۔ اسی سلسلہ میں میں یہ کہتا ہوں کہ اس کام کو کامیاب بنانے کے لئے جس بات کی ضرورت ہے وہ تو یہ ہے کہ

یہ مشرقی محبت یہ رنگِ مومنانہ

یعنے جو خلوص اور محبت ہم مشرقی لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے اور جو مادی اثرات کی وجہ سے مغربی لوگوں میں نہیں پائی جاتی اس سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس کے لئے اسلامی تعلیم کی ضرورت ہے اور یہ چیزیں امریکہ اور یورپ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتیں ہم میں پائی جاتی ہیں۔ پس ہم اس کام میں کامیاب ہوں گے وہ نہیں ہوں گے۔

(۷)

خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے خلیفہ کی مدد کرے گا اور اس کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور اس کے لئے دو فضلوں کے دروازے کھولے گا یعنی مادی بھی اور روحانی بھی اور وہ اس کے مردہ کاموں کو زندہ کرے گا اور نا امیدی میں سے اس کے لئے امید کی راہیں نکالے گا۔

(۸)

میں نے دیکھا کہ آنریبل نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب وزیر اعظم پاکستان مجھے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس کوئی شکائتیں کی گئی ہیں۔ میں ایک وسیع مکان میں ہوں جہاں وہ میرے پاس آئے ہیں۔ ان کا رویہ نہایت شریفانہ ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان شکائتوں کو حل تو کرنا چاہتے ہیں مگر بغیر تحقیقات کے ان پر یقین لانا پسند نہیں کرتے۔ مختلف سوالات انہوں نے مجھ سے کئے جن کے میں نے جوابات دیئے مگر وہ مجھے یاد نہیں رہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ قادیان کے لوگوں کو حکومت ہندوستان نے تین تحفے دیئے ہیں۔ وہ تحفے انہوں نے بیان بھی کئے لیکن مجھے یاد نہیں رہے۔ ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی حکومت جو اتنے گہرے تعلقات قادیان کے لوگوں سے پیدا کر رہی ہے تو ضرور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کو پاکستان کے احمدیوں سے بھی کوئی امید لگی ہوئی ہے۔ میں اس بات کو سن کر حیران ہوا ہوں کیونکہ وہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ لیکن میں تردید کرنے سے اس لئے ڈرتا ہوں کہ چونکہ یہ محکمہ میرے پاس نہیں۔ ممکن ہے کوئی تھوڑی بہت بات ہو جس کا مجھے علم نہ ہو پس میں نے ان سے کہا کہ میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں کسی نے غلط بات کہی ہے۔ لیکن قادیان کی انجمن کا تعلق انتظامی طور پر میرے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی بلوا کر پوچھ لیا جائے اس پر میں نے کسی شخص کو بھیجا۔ اور وہ میاں بشیر احمد صاحب کو بلوا لایا۔ میں نے میاں بشیر احمد صاحب کے سامنے ساری بات دہرائی۔ انہوں نے بڑے زور سے اس کا انکار کیا اور کہا یہ محض کسی دشمن کی شرارت ہے۔ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ تب میں نے وزیر اعظم صاحب سے کہا کہ جہانتک ہندوستان کے احمدیوں کی وفاداری کا سوال ہے یہ باہمی سمجھوتہ ہے کہ ہر ملک کی رعایا اس کی وفادار رہے گی۔ اس لئے ہماری جماعت کے وہ لوگ جو ہندوستان میں رہتے ہیں بہر حال حکومت ہندوستان کے وفادار رہیں گے۔ لیکن حکومت کی طرف سے ابھی ان کو امن میسر نہیں اور وہ تو قیدیوں کی طرح وہاں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ لوگ آزادی سے اپنے محلوں سے باہر نہیں جا سکتے۔ کوئی کام کاج نہیں کر سکتے۔ کوئی گذارہ کی ان کی صورت نہیں۔ جب میں نے تفصیل یہ باتیں بتائیں تو یوں معلوم ہوا جیسے وزیر اعظم صاحب پر ان کا اثر ہوا اور ان کے چہرہ سے رقت کے آثار ظاہر ہوئے۔ تب وہ اٹھے اور

رخصتی سلام کر کے باہر موٹر کھڑا ہے اُس میں سوار ہو گئے۔ میں بھی ان کے اعزاز میں موٹر تک گیا ہوں۔ موٹر میں بیٹھتے ہوئے بھی انہوں نے مجھے سلام کیا۔ اس کے بعد پھر کچھ ان کے دل میں خیال گذرا اور وہ میری طرف مڑے اور کہنے لگے کہ اگر آپ چاہیں تو میں کوشش کروں کہ آپ کا لڑکا وسیم احمدؐ ادھر آ جائے۔ میں نے کہا نواب زادہ صاحب آپ یہ کیا کہتے ہیں۔ قادیان کو تو ہم نے آباد رکھنا ہے۔ اگر میں اپنے لڑکے کو بلالوں تو دوسرے لوگ قربانی کے لئے کس طرح تیار ہوں گے۔ اور وہاں کس طرح آباد ہوں گے۔ پھر میں نے کہا اگر وہ لڑکا خود بھی آ جائے اور اس کی جگہ پر کوئی دوسرا جانے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو لازماً پھر میں کوشش کروں گا کہ میں وہاں چلا جاؤں۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو بھی سن کر وہ بہت متاثر ہوئے اور موٹر میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

(۹)

میں نے دیکھا کہ میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ جب تک تم لوگ دجّال کو نہ مار لو اس وقت تک تم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو میں نے دیکھا کہ جماعت کے لوگوں کے چہرہ پر ایک افسردگی سی آ گئی۔ اور یوں معلوم ہوا۔ جیسے وہ سمجھتے ہیں کہ دجّال کا مارنا تو بڑا مشکل کام ہے۔ اس لئے ہماری ترقی بھی ایک موہوم چیز ہے۔ تب میں نے ان سے کہا۔ دیکھو جب خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ جب تک تم دجّال کو نہ مار لو تم دنیا پر غالب نہیں آ سکتے۔ تو خدا تعالےٰ کا منشاء اسباب پر زور دینے کا نہیں تھا کہ تمہاری ترقی موہوم ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اسباب پر زور دینا چاہتا تھا۔ کہ تم جلد سے جلد کوشش کر کے دجّال کو مار لو۔ پس مایوس ہونے کی وجہ نہیں۔ بلکہ اپنے فرض کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۰)

مندرجہ ذیل رؤیا بھی میں نے غالباً جون کے مہینہ میں دیکھی تھی۔

میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور مسجد مبارک کے اوپر کے صحن میں ہوں۔ اس وقت مسجد مبارک کی وہی وسعت معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی اور اسی قسم کی شاہ نشین اس پر بنی ہوئی ہے۔ اس شاہ نشین پر بیٹھے ہوئے میں نیچے دیکھ رہا ہوں اور میری نظر اس کمرہ پر ہے جس میں اب ہماری گیراج تھی۔ کسی زمانہ میں وہاں ضیاء الاسلام پریس کام کرتا تھا۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مطب گاہ اور کتب خانہ احمدیہ کے درمیان کا کمرہ ہے۔ میں نے وہاں نظر کی تو دیکھا کہ وہاں ایک مجلس لگی ہوئی ہے اور اس مجلس میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علی گڑھ کالج کے کچھ لڑکے ہیں اور کچھ پروفیسر ہیں۔ جن میں کچھ ہندو بھی شامل ہیں۔ ہندوؤں میں سے ایک موٹا تازہ ہوس نامی شخص ہے۔ وہاں کوئی میٹنگ ہو رہی ہے اور کوئی مشورے ہو رہے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا اس جلسہ کی پریذیڈنٹ میری لڑکی عزیزہ امتہ القیوم بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ ہے۔ وہ جلسہ کی صدارت کر رہی ہے اور مختلف ممبر کھڑے ہو ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس خواب میں ایک لطیف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح جماعت قادیان کو دوبارہ اپنی تنظیم مکمل کرنی چاہیے۔ اور اپنے کام کو وسیع کرنا چاہیئے۔

(۱۱)

ستمبر کی بات ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں۔ چوہدری شاہ نواز صاحب سیالکوٹ والے جو کراچی میں تجارت کرتے ہیں وہ آئے اور ایک تین چار ماہ کا بچہ جو انہوں نے گود میں اٹھایا ہوا ہے وہ لے کر انہوں نے میری گود میں بٹھا دیا۔ جیسا کہ بچے کو پیار دلوانے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ چوہدری شاہ نواز صاحب کا لڑکا ہے۔ رنگ سانولا۔ موٹا تازہ اور ذہین لڑکا معلوم ہوتا ہے۔ نہ معلوم اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے ایک اور لڑکا ہونے والا ہے یا کسی مشکل کام میں ان کو کامیابی حاصل ہونے والی ہے۔

(۱۲)

جلسہ سرگودھا کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں ہوں اور ایک شخص نے سات آٹھ گنے رسی میں بندھے ہوئے میرے سامنے لا کر رکھے ہیں اور کہا ہے کہ یہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھیجے ہیں۔ اس کے بعد اس نے نہایت خوبصورت زمردی رنگ کا ایک گملہ سا میرے آگے رکھا۔ اس میں ایک اور چیز اسی کے سائز کی پڑی ہوئی ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا عبدالحق صاحب میرے پاس کھڑے ہیں۔ وہ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ یہ بھی گنے ہیں۔ یہ برازیل کے گنے ہیں۔ انہیں تعجب ہوتا ہے کہ یہ کس قسم کے گنے ہیں۔ نہایت خوبصورت گملے کی شکل کی چیز ہے اور اسکے اندر ایک اور چیز جو لیمپ کے گلوب کی طرز کی معلوم ہوتی ہے اسی رنگ کی خوبصورت سی چیز پڑی ہے۔ لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ یہ برازیل کے گنے ہیں۔ اسباب کے بعد مرزا عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ہفتہ سے میں لوگوں کے گھروں پر جایا کروں۔ میں اسکے معنے یہ سمجھتا ہوں کہ آئندہ گھروں پر جا جا کر تبلیغ کیا کروں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ گنے کی تعبیر غم ہوا کرتی ہے۔ لیکن خواب میں جس قسم کی شکل برازیل کے گنے کی دیکھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سے مراد بظاہر غم نہیں کیونکہ وہ بہت ہی خوشنما شکل تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو دوسرے گنے دیکھے ہیں ان سے مراد غم ہو۔ اور جو برازیل کے گنے دیکھے ہیں۔ ان سے مراد غم کا ازالہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ تعلقِ تریب کی وجہ سے بھی وہی نام رکھ دیا جاتا ہے۔

ماہ نومبر ۱۹۴۹ء میں

آپکا چندہ الفضل ختم ہے سالانہ قیمت ۱۲ روپے ششماہی قیمت ساڑھے سات روپے ہے آپ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا شرح کے مطابق قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں اسطرح وی پی کے اخراجات بچ جائینگے اگر دس دن تک قیمت دفتر ہذا میں نہ پہنچی تو مجبوراً وی پی آپکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ اگر خدانخواستہ آپ نے وی پی بھی واپس فرما دیا تو پھر آپکا اخبار مجبوراً تا وصول قیمت روکنا پڑے گا (مینیجر الفضل)

۲۱۰۸۶	ملک بشیر احمد صاحب اعوان	۲۷ نومبر
۲۱۱۰۲	سید ہمام الدین صاحب	"
۲۱۱۶۸	امینی صاحب معرفت غلام محمد صاحب	۳۰ ر ر
۲۱۱۸۰	ماسٹر مولا داد صاحب	۳۰ ر ر
۲۱۳۲۸	کیپٹن محمد اسلم صاحب	۲۱ ر ر
۲۱۳۴۲	محمد رمضان ذکریا	۲۲ ر ر

۲۱۳۱۲	ڈاکٹر شیر محمد صاحب	۲۴ نومبر
۲۱۳۴۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۳۰ ر ر
۲۱۳۴۹	ڈاکٹر محمد بشیر احمد صاحب	۲۸ ر ر
۲۱۳۵۹	عبدالعزیز صاحب ایس ڈی	۳۰ ر ر
۲۱۳۷۲	چوہدری محمد شریف باجوہ	۳۰ ر ر
۲۱۴۱۷	چوہدری عاشق محمد صاحب	۳۰ ر ر
۲۱۴۶۹	راجہ محمد افضل صاحب	۲۰ ر ر
۲۱۴۷۷	چوہدری غلام نبی در صاحب	۲۰ ر ر
۲۱۵۷۶	سید منیر احمد صاحب	۲۶ ر ر
۲۱۷۶۲	محمد فضل حسین صاحب	۲۰ ر ر
۲۱۷۷۰	چوہدری محمد دین "	۲۱ ر ر